سوال

جب اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے تو بندہ کو ہدایت کیوں نہ ہوئی ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ جس چیز کا ارادہ کرتا ہے تو کن کہتا ہے کیا دنیا کو ہدایت کرنے کا ارادہ کیا تھا یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہدایت دوطرح کی ہے ایک اراءة الطریق یعنی رستہ دکھادینا۔ اور حق ناحق سمجھادینا۔ اس کا ارادہ اللہ کرتا ہے۔

قرآن مجید میں ہے :

يُرِيدُ اللَّهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ --سورة النساء26

ترجمہ : ۔ ''اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہارے واسطے خوب کھول کر بیان کرے اور تمہیں تم سے پہلے کے (نیک) لوگوں کی راہ پر چلائے۔''

اس آیت سے معلوم ہوا کہ خدا بندوں کو ہدایت کا ارادہ کرتا ہے اور وہ ہو بھی جاتی ہے۔ یعنی بندہ کو حق ناحق کا بتلانے سے پتہ لگ جاتا ہے آگے خواہ قبول کرے یا نہ۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے :

إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا --سورة الدہر3

''ہم نے اسے راہ دکھائی اب خواہ وہ شکر گزار بنے خواہ ناشکرا''

«دوم الدلالة الموسلة»

یعنی ''حق کو پہنچا دینا اور بندہ کے اختیار کے بغیر دل میں اس کو جگہ دیدینا۔''

اس کا اللہ ارادہ نہیں کرتا کیونکہ پھر بندہ فعل مختار نہیں رہتا۔ قرآن مجید میں ہے :

فَلَو شَآءَ لَهَدَىٰكُم أَجمَعِينَ --سورة الانعام149

ترجمہ :۔ پھر اگر وہ چاہتا تو تم سب کو راہ راست پر لے آتا۔''

یعنی تمہارے اختیار کے بغیر محض قدرت کے تصرف سے تمہیں ہدایت والے بنانا چاہتا، جیسے فرشتوں کو ایسے ہی کیا ہے تو تم سب ہدایت والے ہو جاتے۔ لیکن وہ اسطرح نہیں کرتا بلکہ تمہیں اپنے اختیار پر چھوڑا ہے تاکہ اپنے اختیار سے نیکی بدی کر کے بدلے کے مستحق ہو۔ اگر جبرًا ہدایت کر دیتا تو بندہ کے اختیار کو دخل نہ ہوتا۔ تو پھر اس میں بندے کا کیا کمال تھا اور وہ انعام کا مستحق کس طرح ہو سکتا۔ پس ضروری بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اس طرح کا ارادہ نہ کرے۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الایمان، مذاہب، ج1ص177